روزے کی حالت میں خون دینے کا حکم

شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

جو لوگ جانچ کرانے کے لئے خون دیتے ہیں یا دوسرے مریض کو خون چڑھانے کے لئے دیتے ہیں تو کیا اس سے ایسے شخص کے روزے پر فرق پڑے گا؟

جواب: جانچ کے لئے خون کم نکلتا ہے جس سے روزے میں کوئی فرق نہیں پڑتا، جانچ کے لئے خون سے کوئی اثر نہیں ہوتا لیکن اگر خون بہت زیادہ نکال لیا جائے جیسے مریض کو خون چڑھانے کے لئے تو زیادہ احتیاط کی بات یہ ہے کہ وہ قضاء کرلے اگر اس نے خون دیا ہے اور وہ فرض روزے سے تھا، کیونکہ بعض ناحیئے سے یہ حجامہ جیسا ہے۔ اور صحیح بات اہل علم کے نزدیک یہی ہے کہ یہ حجامہ کے لئے خاص ہے، لیکن چونکہ حجامہ میں بھی بہت زیادہ خون نکلتا ہے اسی لئے اسے بھی حجامہ کے ہی (حکم کے) ساتھ ملا دینا قوی قول ہے ورنہ اہل علم کے نزدیک جو معروف ہے جو کہتے ہیں کہ حجامہ سے روزہ ٹوٹ جائے گا وہ اسے صرف حجامہ کے لئے خاص مانتے ہیں کیونکہ اس پر نص موجود ہے اور اسی لئے وہ فصد[1] کو روزہ توڑنے والی چیز نہیں مانتے۔ لیکن جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسے بھی حجامہ کے ہی (حکم کے) ساتھ ملحق کیا جائے گا کیونکہ وہ اس کے جیسا ہے یہ ایک قوی قول ہے۔ رہا تھوڑا بہت خون نکالنا جانچ کے لئے انگلی سے یا ران کے حصے وغیرہ سے تو صحیح قول کے مطابق اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(مصدر: فتاویٰ نور علی الدرب)

---

[1] فصد کہتے ہیں خون کی رگ کو کاٹنے کو جس سے خون بہتا ہے اور یہ بھی علاج کے لئے کیا جاتا تھا۔ بعض علماء کے نزدیک اس سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور بعض کے نزدیک نہیں ٹوٹتا۔ مگر بغیر اختیار کے کسی حادثے وغیرہ کی وجہ سے خون نکل جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا گرچہ بہت زیادہ خون بھی کیوں نہ نکل جائے کیونکہ یہ اس کے اختیار میں نہیں تھا۔ (مزید تفصیل کے لئے دیکھیں: الشرح الممتع علی زاد المستقنع ج٦ ص ٣٨٣، ٣٨٤)۔

أهل الأثر
العلم قبل القول و العمل
قول و عمل سے پہلے علم
(امام محمد بن اسماعيل البخاری رحمه الله)

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

روزے دار کے لئے خون جانچ کرانے اور خون عطیہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: خون جانچ کرانے یعنی خون لینا تاکہ اسے جانچ کر کے اس سے کسی بیماری کی تشخیص کی جائے جائز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔ رہا خون عطیہ کرنا تو جو ظاہر ہے وہ یہ کہ خون عطیہ کرنے والے سے بہت زیادہ خون نکال لیا جاتا ہے تو اسے بھی حجامہ کا حکم دیا جائے گا[۲]، اور ایسے روزے دار سے کہا جائے گا جس نے فرض روزہ رکھا ہے کہ تم اپنا خون عطیہ نہ کرو سوائے ضرورت کے پیشِ نظر، تو پھر کوئی حرج نہیں۔ مثال کے طور پر اگر ڈاکٹر یہ کہتا ہے کہ اس شخص کو جس کا خون بہت بہہ چکا ہے اگر ہم نے خون نہیں چڑھایا تو وہ مر سکتا ہے۔ مگر خون دینے والا شخص روزے سے ہے۔ ڈاکٹر کہتا ہے کہ ابھی خون چڑھانا ضروری ہے۔ تو اس حال میں اس میں کوئی حرج نہیں کہ یہ روزے دار شخص اپنا خون دے دے اور اس کے بعد روزہ توڑ لے اور باقی رہے دن کے وقت میں کھا پی لے کیونکہ اس نے ضرورت کی وجہ سے اپنے روزے کو توڑا ہے جیسے کوئی جلنے والے یا ڈوبنے والے کو بچانے کے لئے روزہ توڑے۔

(مصدر: مجموع فتاویٰ ورسائل الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ، ج۱۹ باب: مفسدات الصیام)

ترجمہ اور حاشیہ: ابو مریم اعجاز احمد

---

[۲] کیونکہ شیخ رحمہ اللہ کے نزدیک حجامہ کرانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور احتیاط بھی اسی میں ہے کہ اس دن کی قضاء کر لی جائے گرچہ اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ اور حجامہ کرانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یہ قول ہے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا (دیکھئے الانصاف للمرداوی ج۳ص ۲۱۴) اور اسی کو اختیار کیا ہے شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے (دیکھئے مجموع فتاویٰ ابن باز ج۱۵ ص ۲۷۱)، اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے (دیکھئے مجموع الفتاویٰ ج۲۵ ص ۲۵۲)۔ اور اسی پر اللجنۃ الدائمہ کا بھی فتویٰ ہے (دیکھئے فتاویٰ اللجنۃ الدائمہ (المجموعۃ الثانیہ) ج۹ ص ۱۷۹) اور یہی کہتے ہیں شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ (دیکھئے الامداد بتیسیر شرح الزاد ج۲ ص ۲۳۵)۔ اور ان سب کی دلیل شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے: أفطر الحاجم و المحجوم (رواه أبو داؤد : ۲۳۶۹)